24 مارچ 1961

از عدالت الاعظمیٰ

دیوانا گیری کاٹن ملز لمیٹڈ۔ دیوانا گیری
بنام
ڈپٹی کمشنر، چتر درگا و دیگر

(ایس کے داس، جے ایل کپور، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ٹی ایل وینکٹا راما ایئر، جسٹسز)

کاٹن سیس۔ تشخیصی۔ ڈپٹی کمشنر کا نوٹس۔ درستگی کلکٹر، آئین کی تشریح۔ انڈین کاٹن سیس ایکٹ، 1923 (14 آف 1923)، دفعات 2 (اے)، 7۔ جنرل کلاز ایکٹ، 1897 (10 آف 1897)، دفعہ 2 (11)

اپیل گزاروں نے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے کچھ ریٹرن جمع کرانے کے مطالبے پر عمل کرنے سے اس بنیاد پر انکار کر دیا کہ انڈین کاٹن سیس ایکٹ، 1923 کے تحت، جو ایکٹ پارٹ بی اسٹیٹس لا ایکٹ، 1951 کے ذریعے ریاست میسور پر لاگو ہوا، اکیلے کلکٹر سیس کا اندازہ لگا سکتا تھا اور ڈپٹی کمشنر ایکٹ کے معنی میں "کلکٹر" نہیں تھا اور مرکزی حکومت کی طرف سے ایکٹ کے تحت کلکٹر کے فرائض کی انجام دہی کے لیے مقرر کردہ افسر نہیں تھا، واپسی کا مطالبہ "غیر آئینی" تھا۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ جنرل کلاز ایکٹ 1897 کو پارٹ بی اسٹیٹس لا ایکٹ 1951 کے ذریعے ریاست میسور تک نہیں بڑھایا گیا تھا، اور اس لیے، جنرل کلاز ایکٹ کے تحت "کلکٹر" کی تعریف کو ایکٹ میں استعمال ہونے والے اظہار "کلکٹر" کی تشریح کے لیے امداد کے طور پر طلب نہیں کیا جا سکا۔

مانا گیا کہ جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 3 کا اثر اسے شامل کرنا تھا کیونکہ یہ جنرل کلاز ایکٹ کے آغاز کے بعد بنائے گئے تمام مرکزی قوانین اور ضابطوں میں ایک تشریح کا حصہ تھا۔ جب بھی

11 مارچ 1897 کے بعد بنایا گیا کوئی مرکزی ایکٹ یا ضابطہ نافذ کیا گیا تو جنرل کلاز ایکٹ قانونی طور پر اس کا حصہ بن گیا اور اس طرح کے ہر قانون کی تشریح پر اپنی طاقت سے لاگو ہوتا ہے۔اس کی طاقت کا انحصار کسی علاقائی توسیع پر نہیں تھا۔

انڈین کاٹن سیس ایکٹ، 1923 کی دفعہ 2(اے) واقعی "کلکٹر" کی تعریف نہیں دیتی ہے، اور اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ ایکٹ کے تحت کلکٹر کون ہے، کسی کو جنرل کلاز ایکٹ میں جانا پڑتا ہے۔

دیانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 89 آف 1960۔

میسور ہائی کورٹ کے 12 اپریل 1957 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، 1956 کی تحریری درخواست نمبر 15 میں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے ہندوستان، وی ایل نرسمہا مورتی، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی میمسکو رناتھ اور پی ایل ووہم۔

جواب دہندگان کے لیے ای گوپال کرشنن اور ٹی ایم سین۔

24 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔انڈین کپاس سیس ایکٹ، 1923 کے تحت اپیل گزاروں کے ذریعہ قابل ادائیگی کپاس سیس کا اندازہ لگانے کے قابل بنانے کے لیے۔جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ڈپٹی کمشنر، ضلع چیتر درگا، میسور ریاست، جس کا مقصد دفعہ 6 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنا ہے۔ایکٹ کے 13 جنوری 1956 کے خط کے ذریعے اپیل گزاروں کے مینجنگ ایجنٹوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مقررہ فارم میں ایک بیان پیش کریں جس میں فیکٹری میں استعمال ہونے والی یا پروسیس شدہ کپاس کی کل مقدار کو دکھایا جائے۔اپیل گزاروں نے مطالبے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا اور میسور کی ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی جس میں 13 جنوری 1956 کے حکم کے نفاذ میں ڈپٹی کمشنر چیتر درگا اور ریاست میسور کو "1923 کے انڈین کاٹن سیس ایکٹ XIV کے تحت تشخیص جمع کرنے" سے روکنے کے لیے مینڈمس، ممانعت یا دیگر مناسب رٹ، ہدایت یا حکم کی رٹ طلب کی گئی۔

درخواست کی حمایت میں زور دیا گیا واحد بنیاد یہ تھا کہ اپیل کنندگان ایکٹ کے تحت کلکٹر کو ریٹرن پیش کرنے کے پابند تھے جو کپاس سیس کا اندازہ لگا سکتے تھے، اور ڈپٹی کمشنر ایکٹ کے معنی میں "کلکٹر" نہیں تھا اور مرکزی حکومت کی طرف سے ایکٹ کے تحت کلکٹر کے فرائض کی انجام دہی کے لیے مقرر کردہ افسر

نہیں تھا، اس لیے ریٹرن کا مطالبہ "غیر آئینی" تھا۔ ہائی کورٹ نے عرضی کو مسترد کر دیا اور اس حکم کے خلاف، اس اپیل کو ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی فٹنس سرٹیفکیٹ کے ساتھ ترجیح دی جاتی ہے۔

جس علاقے میں اپیل گزاروں کی مل واقع ہے وہ اصل میں ہندوستانی ریاست میسور کا حصہ تھا۔ ریاست میسور 26 جنوری 1950 کو آئین کے نفاذ پر یونین آف انڈیا کے اندر پارٹ بی ریاست بن گئی۔ یہ ایکٹ ہندوستانی مقننہ کے بہت سے قوانین میں سے ایک تھا جس کا اطلاق ریاست میسور پر 1951 کے "پارٹ بی اسٹیٹس لا ایکٹ" 3 کے ذریعے کیا گیا تھا۔ ایکٹ کپاس پر سیس لگانے کا التزام کرتا ہے اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے دفعہ 6 کے ذریعے مل کے مالک پر ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے کہ وہ مل میں استعمال شدہ یا پروسیس شدہ کپاس کی ماہانہ ریٹرن کلکٹر کو جمع کرے۔ سیس کا اندازہ لگانے کا اختیار ایکٹ کی دفعہ 7 کے ذریعے "کلکٹر" کے پاس ہے جس کے ایکٹ میں اظہار کا مطلب ہے "مل میں استعمال ہونے والی کپاس کے حوالے سے، اس ضلع کا کلکٹر جس میں مل واقع ہے یا کوئی دوسرا افسر جسے مرکزی حکومت نے اس ایکٹ کے تحت کلکٹر کے فرائض انجام دینے کے لیے مقرر کیا ہے۔" اس لیے ایکٹ کے تحت کلکٹر کے اختیارات کا استعمال اس ضلع کا کلکٹر کر سکتا ہے جس میں مل واقع ہے یا مرکزی حکومت کی طرف سے کلکٹر کے فرائض انجام دینے کے لیے مقرر کردہ افسر کر سکتا ہے۔ یہ عام بات ہے کہ مرکزی حکومت نے میسور کے علاقے میں ڈپٹی کمشنروں کو ایکٹ کے تحت اختیارات کے استعمال کے لیے مقرر کرنے کا حکم جاری نہیں کیا ہے۔ اس لیے میسور ریاست کے علاقے میں کپاس کے سیس کا اندازہ لگانے کا اختیار کلکٹر کے ذریعے استعمال کیا جا سکتا ہے اور کوئی دوسرا افسر نہیں۔ لفظ "ضلع کا کلکٹر" جو تعریف کے پہلے حصے کا ایک جزو ہے، ایکٹ میں بیان نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن 1897 کے جنرل کلاز ایکٹ X میں "کلکٹر" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ "پریذیڈنسی قصبے میں، کلکتہ، مدراس یا بمبئی کا کلکٹر جیسا بھی معاملہ ہو، اور دوسری جگہوں پر ضلع کے ریونیو انتظامیہ کا چیف آفیسر انچارج"۔ میسور لینڈ ریونیو کوڈ کے تحت ضلع کا ریونیو انتظامیہ ڈپٹی کمشنر کو سونپا جاتا ہے اور وہ ضلع کے ریونیو انتظامیہ کا چیف آفیسر انچارج ہوتا ہے۔ اس لیے ڈپٹی کمشنر جنرل کلاز ایکٹ کے معنی میں کلکٹر ہوتا ہے۔

تاہم اپیل گزاروں کے وکیل کا مؤقف ہے کہ 1897 کے جنرل کلاز ایکٹ X کو پارٹ بی اسٹیٹ لا ایکٹ کے ذریعے ریاست میسور تک نہیں بڑھایا گیا تھا اور اس لیے جنرل کلاز ایکٹ کے تحت "کلکٹر" کی تعریف کو ایکٹ میں استعمال ہونے والے اظہار "کلکٹر" کی تشریح میں مدد کے لیے طلب نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن دلیل جنرل کلاز ایکٹ کی حقیقی نوعیت کے بارے میں ایک غلط فہمی پر آگے بڑھتی ہے۔

اس ایکٹ کے دفعہ 3 کے ذریعے، جنرل کلاز ایکٹ کے آغاز کے بعد بنائے گئے تمام مرکزی قوانین اور ضابطوں میں، جب تک کہ اس موضوع یا سیاق وسباق میں کچھ بھی ناگوار نہ ہو، اس میں بیان کردہ مختلف تاثرات کے معنی اس ایکٹ کے ذریعے منسوب ہوں گے۔ دفعہ 3 کا اثر اسے شامل کرنا ہے کیونکہ یہ جنرل کلاز ایکٹ کے آغاز کے بعد بنائے گئے تمام مرکزی قوانین اور ضوابط میں ایک تشریح کے حصے کے طور پر تھا۔ جب بھی 11 مارچ 1897 کے بعد بنایا گیا مرکزی ایکٹ یا ضابطہ نافذ کیا جاتا ہے، تو جنرل کلاز ایکٹ قانونی طور پر اس کا حصہ بن جاتا ہے اور اپنی طاقت سے اس طرح کے ہر قانون کی تشریح پر لاگو ہوتا ہے۔ اس کی طاقت کا انحصار کسی علاقائی توسیع پر نہیں ہے۔

دفعہ 2 (اے) میں ایکٹ میں "کلکٹر" کی تعریف کا وجود لازمی طور پر اس ارادے کی نشاندہی نہیں کرتا ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ اس ایکٹ میں استعمال ہونے والے اظہار کی تشریح پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 2، شق (اے) کا پہلا حصہ حقیقت میں کوئی تعریف نہیں ہے: اس میں محض یہ کہا گیا ہے کہ جس ضلع میں مل واقع ہے اس کا کلکٹر ایکٹ کے مقاصد کے لیے کلکٹر ہے۔ یہ طے کرنے کے لیے کہ کلکٹر کون ہے، کسی کو جنرل کلاز ایکٹ میں جانا پڑتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ میں "کلکٹر" کی تعریف کو ایکٹ کے دفعہ 2 (اے) میں جسمانی طور پر درآمد کرنے کے نتیجے میں ٹاٹولوجی ہوتی ہے، کیونکہ جنرل کلاز ایکٹ کی تعریف کے مطابق کلکٹر (پریذیڈنسی قصبوں سے باہر) ضلع کے ریونیو انتظامیہ کا افسر انچارج ہوتا ہے۔ لیکن جنرل کلاز ایکٹ کی تعریف کے مطابق، متعلقہ افسر کے اختیارات اور فرائض کے معیار کی نشاندہی کی جاتی ہے جہاں — جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2 (اے) میں کلکٹر کی تعریف میں "ضلع کے" کے اظہار کے استعمال سے، اس ضلع کے ریونیو انتظامیہ کے انچارج افسر کی نشاندہی کی جاتی ہے جس کے علاقے میں مل واقع ہے۔ ہمارے فیصلے میں ایکٹ کی تشریح پر جنرل کلاز ایکٹ میں کلکٹر کی تعریف کو لاگو نہ کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document